تربیتی (پختہ) ذہن کا قانون

پیٹر ماسٹرز

اِن صفحات میں، ہم مسیحی ایمان کے بنیادی قانون کا حوالہ پیش کر چکے ہیں، کہ ہمارے عاقل ذہن یقیناً ہمارے خیالات اور اعمال ہمیشہ قابو میں رہتے ہیں، اور ہمارے ذہن خدا کے کلام کے تابع رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی جانب سے مستند تعلیم کا بلا شرکت غیر ذریعہ ہے۔ کیرزمیٹک انقلاب اس قانون کو بالکل قابلِ نفرت بنا چکا ہے، جسے ہم تربیتی ذہن کا قانون کہتے ہیں، اصطلاح جسے 2 تیمتھیس 1: 7 میں پولس کے الفاظ سے لیا گیا۔" کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی روح دی ہے۔"

کیرزمیٹک والے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں اور اعمال پر صاحبِ عقل کنڑول کو برقرار رکھنے سے ہم روح القدس کے کام کی مخالف اور اِسے خاموش کررہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایمانداروں کو لازماً اِس معاملے میں کہ اُنہیں دونوں عبادت اور مسیحی عبادت میں براہِ راست الٰہی سرگرمی کے لیے کُھلے رہنا ہے جس سے اُنہیں اپنی عقل کے کنڑول کو سونپ دینے کے لیے تیار رہنا ہے۔ جان ومبر اِس بارے مشاہدہ کرتا ہے کہ، "دہشت کو کھونے کا کنڑول زیادہ تر مغربی مسیحیوں کو دھمکاتا ہے۔"وہ رونما ہونے کے لیے، عبادت میں وجد میں آنے کے احساس کو محسوس کرتا ہے، کیونکہ وہ ذہن میں خدا کی طرف سے آنے والے پیغامات کو براہِ راست حاصل کرتا ہے، اور کیونکہ معجزاتی واقعیات رونما ہوتے ہیں، جیسے کہ شفا دینا۔

اگر الٰہی شفا رونما ہوتی ہے، پھر شفا کے انعام کو پانے والے پرہیز گاری، عقلی کنڑول سے دور رہتے ہیں جیسے کہ خدا کی طرف سے "الفاظ یا "ٹی وی" کی اُن تصاویر کے لیے جو ذہن میں ہیں کھلنے والے بنیں، اُن کی اِس بے ترتیبی کی تشخیص کرنے میں راہنمائی کرتے ہوئے، اور اُنہیں بتاتے ہوئے جو خدا اُن میں سے ہر ایک برداشت کرنے والے کے لیے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شفا پانے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنا وجد کی حالت میں بیمار لوگوں کو رکھنے کی تکنیک ہے، جو اُن کے ذہنی کنڑول پر ضرب لگاتی ہے۔ دُکھ جھیلنے والے اور اِس کے ساتھ ساتھ شفا پانے والے یقیناً خدا کی جانب سے برکت کو قیاس کی رو سے حاصل کرنے کے معاملے میں اِس ذہنی استعداد کو سونپ رہے ہوتے ہیں۔

اب زیادہ تر کیرزمیٹک شفائیہ میٹنگز اِن سرگرم کوششوں کے ساتھ شروع ہوتی ہیں کہ وہ لوگوں کو اپنی ذہنی کنڑول اور رویہ کو مکمل طور پر خواہشات پر قابو پانے کے طور پر مدد کرتی ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے والوں کو کسی چیز کے رونما ہونے کو قبول کرنے کے لیے" کھلے" رہنا چاہیے، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ کتنا عجیب، یا کتنا غلط ہو سکتا ہے۔ اُونچی آواز میں، موسیقی کے تار جو عبادتی بنیادی قسم ہیں، اور تمام موجود لوگوں کو ہاتھ ہلانے، جسم کے جھومنے، پاوں کو ہلانے، اور یہاں تک کہ ناچنے اور ہوا میں اُچھلنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ عقل پر قابو رکھنا یقیناً ہر قیمت پر چلا جائے گا کیونکہ کچھ بھی جو رونما ہوتا ہے وہ ایک عقلمند ذہن سے آزما، یا اندازہ لگانے سے باز رکھا جاتا ہے، جو خدا کے کلام میں منجھا ہوا ہے۔

1۔ یہ وبائی مرض کی شفا کا 10 باب ہے، کتاب جسے پیٹر ماسٹرز نے 1988 میں انگلینڈ میں شائع کی۔ اِسے اجازت نامہ کے ساتھ چھاپا گیا۔ پیٹر ماسٹرز لندن میں میٹروپولیٹن ٹیبرنیڈ کا پاسٹر ہے، اُس تاریخی چرچ کا جس کا پاسٹر چارلس سپر جن تھا۔

پختہ ذہن کے قانون کو برطرف رکھتے ہوئے (وجوہاتی استعداد سے مہیا کردہ حفاظت) کیرزمیٹک نے اپنے آپ کو جھوٹی تعلیم، مبالغہ آرائی، اور جھوٹ کے سپرد کر دیا۔ وہ یادگار طور پر مذہبی مسیحیوں مجروح کیے جانے والے اور بدمعاش بن چکے ہیں، جیسے 1987 میں امریکہ میں مذہبی ٹیلی ویژن (جو بالجبر میرز

یننگ ہے)اِسے بیان کیا گیا ہے۔اُن میں جذباتی تناو کثرت سے ہے،اور کیونکہ وہ سب اُس کیلیے آزاد ہیں جو کچھ اُن کی نظروں میں ٹھیک ہے،اِس لیے سنجیدہ روحانی لاقانونیت ورتک پھیلی ہوئی ہے۔یہ چیزیں خدا کے کلام کے معیار کے مطابق ناگزیر ہیں،انصاف کی لیاقت،اور اپنے آپ پر قابو رکھنے کی طاقت،وہ سب جنہیں پختہ ذہن کے وسیلہ حرکت میں لایا جاتا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ اگر روایتی بشارتی تعلیم اپنے اصرار میں بائبلی ہے کہ عاقل قابلیت کو لازماً بیدار دن میں جاری رکھنا ہے،پھر سارا کیرزیمٹک منظر متانت کے ساتھ درست نہ ہوگا اور خدا کی مرضی بیان کرنے کے مخالف ہوگا۔کیا روایتی معیار کو کلام سے ثابت کر سکتے ہیں؟مسلمہ حقیقت یہ ہے کہ بائبل کا اقتباسات کے ساتھ معمور ہونا جسے صاف صاف بیان کیا جاتا ہے یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ساری عبادت میں اور دوسری روحانی سرگرمیوں میں اپنے دماغوں پر قابو رکھیں۔لہٰذا اِس اثر میں بہت زیادہ اور موثر احکام ہیں کہ یہ تقریباً ناقابلِ یقین ہیں جو کیرزیمٹک بالغ مسیحیوں کو ابھی تک زوال میں رکھے ہوئے ہے کہ عقلی کنٹرول روحانی بھرپور زندگی کے لیے مزاحمت کرتا ہے۔ہم پختہ ذہن کے قانون کے متعلق بہت بڑی تعداد میں "جس پر حملہ نہ ہو سکے" عبارات پر نظر ثانی کریں گے،اور پھر کچھ وجوہات پر غور کریں گے کہ کیوں ایک محفوظ،عاقل ذہن بہت مضبوطی اور مستقل طور پر بائبل میں احکامات پر برقرار رہتا ہے۔

بے ضرر الفاظ۔

عبارات کے پہلے گروہ کو یونانی لفظ سوفرون کا حامل ہونے کے طور پر قیاس کیا گیا ہے،جو کہ اے وی (کنگ جیمس ورژن) میں عام طور پر پرہیزگار کے طور پر بعض اوقات اعتدال پسندانہ،اور ایک مرتبہ محتاط کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔یونانی لفظ سوزو (بچانے کے لیے) اور فرن (دماغ) سے نکلا ہے اور جس کا لغوی طور پر مطلب ذہن میں رکھنا ہے۔اِسی لیے،پرہیزگار ہونا کو (جیسے اے وی میں استعمال کیا گیا) اِس کا عام مطلب محفوظ ذہن،خود پر قابو رکھنا،عاقل،اور سمجھدار ہونا ہے۔اِسے اِس طرح دیکھا جائے گا جسے پولس کیرزیمٹک سوچ کے تختے پر سزا دینے کے لیے اِس لفظ کو استعمال کرتا ہے۔کہ دماغ پر قابو رکھنا اکثر روحانی برکت کو حاصل کرنے کے لیے بکثرت ہونا چاہیے۔

1 تیمتھیس 2:3 میں،پولس بیان کرتا ہے کہ ایلڈروں کو انسان بننا چاہیے جو ہر وقت عاقل قابلیت کو ہوشیار اور قابو میں رکھتے ہیں۔وہ کہتا ہے،"بشپ کو لازماً۔۔۔پرہیزگار (ذہنی طور پر بلا خوف وخطر،خود پر قابو رکھنے والا) اور اچھا رویہ رکھنے والا (بالترتیب) ہونا چاہیے۔محفوظ ذہن ہونا ایلڈر کے یونانی لفظ با ترتیب ہونے،یا باضابطہ ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ولیم ہنڈرکسن دکھاتا ہے کہ اِن الفاظ کا اثر یہ ہے کہ ایلڈر ہمیشہ اعتدال پسند،متوازن،پُرسکون،پرواہ کرنے والے،اور سمجھدار رہتے ہیں۔کیا یہ اُن کے لیے اپنی خوشی سے عاقلی کنٹرول سے دستبردار ہونے کے لیے گنجائش چھوڑے گا؟بلاشبہ نہیں!این آئی وی (نیوانٹرنیشنل ورژن) ایلڈر کی قابلیت کا تقاضا کردہ ترجمہ "اعتدال پسند،خود پر قابو رکھنے والا،قابلِ عزت" کے طور پر کرتا ہے،اور این اے ایس بی (نیوامریکن سٹینڈرڈ بائبل)"ہوشیار" کا اضافہ کرتی ہے۔ایلڈر کو تیز فہم شخص،ذہنی طور پر چالاک،سوچ میں بہتر،اور فہم کے ساتھ واقفیت رکھنے والا اور ذہنی نقود (رسائی رکھنے والا) ہونا چاہیے۔

ططس 8:1 میں پولس ایلڈرز کی قابلیت کو،دوبارہ یونانی لفظ محفوظ ذہن کو استعمال کرتے ہوئے دہراتا ہے۔(اے وی اِس کا ترجمہ "پرہیزگار" کرتی ہے، این آئی وی،"خود پر قابو رکھنے والا" این اے ایس بی،"سمجھدار" کے طور پر کرتی ہے)۔ططس 2:2 میں پولس تمام اگلے وقتوں کے آدمیوں کے لیے اِس کے معیار کو بڑھاتا ہے،اُنہیں حکم دیتے ہوئے کہ اُنہیں پرہیزگار یا محفوظ ذہن کے مالک ہونا چاہیے۔ایسا نہ ہو کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ یہ محفوظ ذہنیت صرف دفتری خدمت گاروں کے لیے اور عمر رسیدہ لوگوں کے لیے ہونا چاہیے،پولس اِس حکم کو آگے بڑھاتا ہے اور بالکل یہی بوڑھی عورتوں پر لاگو کرتا ہے،اور یہ کہ

"انہیں نوجوان عورتوں کو پرہیز گار بننے کی تعلیم دینی چاہیے" (ططس 4:2)۔جوان عورتوں کو بھی ذہنی طور پر محفوظ ہونے کا سکھایا جائے (اے وی میں ہوشیار)، دونوں ذہنی اور جذباتی طور پر خود پر قابو رکھنے کو برقرار رکھنا۔

ططس 6:2 میں، پولس ططس کو مزید کہتے ہوئے اِس کے معیار کو بڑھاتا ہے، کہ،"جوان آدمیوں کو بھی اِسی طرح نصیحت کر کہ متقی بنیں۔" دوسرے ترجمہ کرنے والے خود پر قابو رکھنا، سمجھدار، ہوشیار کہتے ہیں۔(یہاں درست یونانی لفظ سوفرونیو ہے، کسی کے درست ذہن میں ہونا، عاقل اور ذہنی طور پر محفوظ ہونا)۔کیسے کوئی ممکنہ طور پر اِس حکم کو بول چال پر قابو رکھنے کے لیے اپنی خوشی سے سپرد کر سکتا ہے، یا وجد کی حالت میں اپنے آپ کو ترک کر سکتا ہے یا جذباتی خوشی کو خود شامل کر سکتا ہے؟

درست طور پر اِسی لفظ کو پطرس نے دعا کے بارے اپنے حکم اور ہدایت میں استعمال کیا:"پس ہوشیار رہو (محفوظ ذہن والے، عاقل) اور دعا کرنے کے لیے تیار" (1 پطرس 7:4) این آئی وی اِس کا اِس طرح ترجمہ کرتی ہے،"پس صاف ذہن اور خودی پر قابو رکھنے والے بنو تا کہ تم دعا کر سکو۔" کیا یہ ایسے لگتا ہے کہ یہ زبانوں میں دعا کرنے کا لائسنس ہے، یا یہ رویا اور عجیب پیغامات کے جواب میں دعا ہے، جسے قیاس کی رو سے سیدھا دماغ میں آنا ہے؟ دعا کلام کے مطابق، برکت حاصل کرنے کے لیے خدا کے سامنے عقلمندانہ ذہن کے ساتھ خدا کے سامنے گڑگڑانے کی سرگرمی ہے۔

محفوظ ذہن کی ایک اور اصطلاح ططس 12:2 میں عیاں ہوتی ہے،"اور ہمیں تربیت دیتا ہے تا کہ بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اِس موجودہ جہان میں پرہیز گاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔" یہاں پرہیز گاری یا محفوظ ذہن (یونانی: سوفرونس) خودی پر مزاحمت کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔عاقل قابلیت کو ہمارے تمام جوش، خیالات اور خواہشات پر قابو رکھنے کو برقرار رکھنا ہے۔خداوند اُن آزاد لوگوں کو اپنی عبادت کے لیے بلاتا ہے جو اُس کی روحانی محبت اور عبادت میں آتے ہیں، لیکن ہمیں کبھی اپنے ذاتی کنٹرول کو نہیں چھوڑنا۔یہ ایک عامل کی طرح ہے کہ ہمیں لازماً خدا کی عبادت کرنا ہے!

دوسرے ترجمہ کرنے والے اِس عبارت میں مندرجہ ذیل متبادل اصطلاحات کے ذریعہ پرہیز گاری کو پیش کرتے ہیں: عاقلانہ، خود پر قابو پانے کے وسیلہ، خود حاکمی کے ساتھ۔سوفرون کے الفاظ کا خاندان محفوظ (یاں قابو میں رکھنا، یا مزاحمت کرنا جیسے تمام الفاظ کا حامل ہے۔پس بیان کی گئی آیات میں ہر کوئی ایک ایماندار کی زندگی میں باخبر ضمیر، چستی، عاقل قابلیت کے مرکزی مقام کے لیے پُر زور طور پر تصدیق کرتا ہے۔

خود پر قابو رکھنے والے الفاظ۔

ایک اور یونانی الفاظ کا بڑا گروہ ایماندار کے تمام خیالات، الفاظ اور اعمال کے باخبر عاقل کنٹرول کو برقرار رکھنے کی اہمیت کی تصدیق کرتا ہے۔یہ گروہ لفظ کراٹوس سے اخذ کیے گئے فعل، اِسم، اور صفت پر مشتمل ہے، جس کا مطلب زور، طاقت یا غالب آنا ہے۔یہ سب الفاظ خودی پر قابو پانے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

فعل اینکریٹو کو پولس کی جانب سے 1 کرنتھیوں 25:9 میں استعمال کیا گیا ہے جب سخت خودی پر قابو کی بات کرتا ہے جو کہ مسیحی زندگی میں ضروری ہے:"اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔" این اے ایس بی کہتی ہے،"ہر طرح کا پرہیز کرو۔" پہلوان مسیحیت کی کامل تصویر پیش کرتا ہے وہ کبھی خوراک یا آرام کرتے وقت اپنی عاقل خودی کے کنٹرول کو سپرد نہیں کرتا، نہ ہی وہ اپنی سوچ کو بکھرنے دیتا ہے۔اِس پاک قرار دینے کے بارے اِس لفظ میں اسم دو کلیدی اقتباسات میں رونما ہوتا ہے۔گلتیوں 23:5 میں روح کے پھل کے طور پر شامل خود پر قابو رکھنے کی اِس قابلیت کو بیان کرتا ہے۔ضبطِ نفس (جدید ورژن اکثر

"خودی پر قابو" رکھنے کا ذکر کرتے ہیں)۔

2پطرس 1:5-6 میں اپنے آپ پر قابو رکھنا دیندار زندگی کے لیے بہتر طور پر پہچانے جانے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔پطرس کہتا ہے،"پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت ۔اور معرفت پر پرہیز گاری اور پرہیز گاری پر صبر اور صبر پر دینداری بڑھاو۔"ایک مرتبہ پھر یہ تصدیق کرتا ہے کہ ایماندار یقیناً ہمیشہ اپنی قابلیتز پر قابو رکھتے ہیں۔مستحکم عقلی کنٹرول کبھی"ختم:یا ضمنی رستہ اختیار نہیں کرتا،کیونکہ یہ پاکیزگی کے ساتھ چلنے کے لیے ضروری ہے۔

اپنے آپ پر قابو رکھنے کی صفت ططس 1:8-9 میں رونما ہوتی ہے۔ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں کہ منتظم یقیناً پرہیز گار یا محفوظ ذہن کے مالک ہوں،لیکن پولس بھی یہی کہتا ہے کہ وہ اعتدال پسند(خودی پر قابو رکھنے والا)ہو،اُن الفاظ کو تھامے رکھے جسے وہ سکھا چکا ہے،کہ وہ دونوں نصیحت اور رد کرنے والے کو قائل کرنے کو مستحکم تعلیم دینے کے قابل ہو۔"وہ وجد میں نہ پڑے ،نہ ہی وہ"حکمت کے الفاظ"یا"علم"کے ذریعہ خدا کی جانب سے براہِ راست بات چیت کی توقع نہ کرے۔وہ اپنی بحث،عاقل ذہن پر قابو رکھے اور سادہ طرح خدا کے کلام کو تھامے رکھے،جسے رسولی نسل نیچے اُسے منتقل کر چکی ہے۔وہ اس میں اضافہ نہ کرے،وہ سادہ طرح اِسے سکھائے۔تاہم اُس مستحکم تعلیم سے جس کی وہ اُنہیں نصیحت کرتا ہے جو اِسے رد کرتے ہیں۔یہ کیسا فردِ جرم ہے کہ یہ الفاظ اُن کے ہیں جو اشد اور جنگلی تعلیمات کو متعارف کرا چکے ہیں،جس کے لیے وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اُنہیں رویا،خوابوں،اور وجد کے وسیلہ سے دی گئی ہے اگرچہ اُن کے عقلی منصب ملتوی ہو گئے ہیں۔

یونانی فعل فرونیو(سوچنا)ایک دوسرا لفظ ہے جو ہمارے معاملات کے قابو رکھنے والے کردار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔یہ"اخلاقی دلچسپی یا عکس کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے،فقط بے عقل رائے کی جانب نہیں"(وائن)۔یہ ایک ایسے ذہن جیسے کہ معلومات اور نقوش کے لیے غیر متحرک ظرف کی بجائے براہِ راست ذہن کی بات کرتا ہے۔فرونیو فعل کو پولس کی جانب سے بکثرت طور پر استعمال کیا گیا،جیسے وہ ہمیں روحانی اشیاء کو ہماری عملی محتاط،ذہن کو قابو میں رکھنے کے لیے ہمیں حکم دیتا ہے۔اپنے آپ کو روکنے کی ایک مثال کے لیے،ہم کلسیوں 3:2 کا انتخاب کرتے ہیں۔"عالمِ بالا کی چیزوں کے خیال(فرونیو:خیال)میں رہو نہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔"این آئی وی اور این اے ایس بی دونوں ذہن کو رکھتی ہیں(خیال کی بجائے)،اور ایم ایل بی(موڈرن لینگویج بائبل)"آپ کے ذہنوں پر لاگو کرنے"کے ساتھ سمجھ کو قابو میں رکھتی ہے۔موثر لفظ کا لاگو ہونا۔

ایمانداروں کے ذہن کو اِن اثرات میں ادراک کرنے اور معلوم کرنے میں ہمیشہ ہوشیار رہنا ہے جو مستقل طور پر اُنہیں کولہ باری کرتے ہیں،اور اُن کے الفاظ اور اعمال کا بھی احاطہ اور راہنمائی کرتے ہیں۔نئے عہدنامے کا اصول ہر طرف کرنے والا یا بے حس و حرکت ذہن نہیں ہے،بلکہ پاک،ہوشیار،اور محفوظ ذہن ہے۔

ہوشیار ذہنی لفظ

ایک اور لفظ جو عاقل ذہن کی فضیلت کو سکھاتی ہے نیفو ہے،جسے عام طور پر اے وی میں پرہیز گار کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔اِس کا سادہ طرح مطلب الکوحل کے اثر سے آزاد ہونا ہے،لیکن نئے عہدنامے میں اس کا واضح طور پر مطلب استعاراتی طور پر ہے،اِس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ذہن کو یقیناً صاف اور ہوشیار ہونا چاہیے تاکہ ہم آزمائش یا جھوٹی تعلیم کا ادراک کر سکیں۔پولس 1 تھسلنیکیوں 5:6 میں کہتا ہے،"پس اوروں کی طرح سو نہ رہیں بلکہ جاگتے اور ہوشیار رہیں"ہر کوئی اس بات پر متفق ہے کہ یہ پرہیز گاری کا استعاراتی استعمال ہے،اور کہ پولس یہاں ہمیں چوکس رہنے،اور اپنی عاقل استعداد پر مکمل طور پر قابو رکھنے کے لیے نصیحت کرتا ہے۔

1 پطرس 1:13 میں اِس لفظ کو بالکل اِسی طرح استعمال کیا گیا ہے، اور 1 پطرس 5:8-9 میں بھی: "تُم ہوشیار اور بیدار رہو تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ تُم ایمان میں مضبوط ہو کر اُس کا مقابلہ کرو۔" بائبل کا بکثرت طور پر دہرایا جانا والا معیار یہ ہے، کہ کبھی بھی عمل، سوچ، ذہنی ادراک کو ختم نہ کریں۔

سوچ بچار، معلوم کرنے، اور راہنما الفاظ۔

اب ذہن یا سمجھ کے لیے ایک اور یونانی لفظ ڈیانویا ہے، جو بہت خاص طور پر ذہن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِس لفظ کا تخیّل سے مطلب عکس یا مکمل سوچ بچار کرنا ہے۔ یہ اصطلاح، ذہنی سوچ بچار، پطرس کے خطوط میں دو مرتبہ ظاہر ہوتی ہے۔ 1 پطرس 1: 13 -14 میں: "اِس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تُم پر ہونے والا ہے۔ اور فرمانبردار فرزند ہو کر۔۔۔۔" 2 پطرس 3:1-2 میں ہم پڑھتے ہیں: "اے عزیزو! اب میں تُمہیں یہ دوسرا خط لکھتا ہوں اور یاد دہانی کے طور پر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دلوں کو اُبھارتا ہوں۔ کہ تُم اُن باتوں کو جو پاک نبیوں نے پیشتر کہیں اور خداوند اور مُنجی کے اُس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا۔"
پطرس ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہمارے پاس رویا یا "علم و دانش کے الفاظ" ہونگے جو کہ ہمارے ذہنوں میں آرہے ہیں، بلکہ ہماری روحانی ترقی کا انحصار پاک نبیوں اور خداوند کے رسولوں کے تحریک شُدہ الفاظ کے پورے دھیان سے مطالعہ کرنے کے وسیلہ ہوگی۔ اِس کا اصول واضح ہے کہ، خداوند بائبل کے طور پر ہمارے عاقل ذہنوں کے وسیلہ ہم سے بات کرتا ہے۔ اِس طرح ذہن خداوند کے ساتھ ہماری شراکت کے منصب کو بھی قائم رکھتا ہے، کیونکہ یوحنا بیان کرتا ہے، اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آ گیا ہے اور اُس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اُس کو جو حقیقی ہے جانیں۔" (1 یوحنا 5:20)۔
لوقا قلمبند کرتا ہے کہ کیسے خداوند شاگردوں کو آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے ہدایات دیتا ہے۔

اپنے رُجحان کو یونانی میں ایک لفظ پر مرکوز کریں۔ آرنڈ اور گنگریچ اِس کا ایسے ترجمہ کرتے ہیں، "کسی کے ذہن کو آرزو کے ساتھ اِس پر ترتیب دینا"۔ گوڈٹ اِس پر غور کرتا ہے کہ انگریزی اور فرانسیسی میں لفظ فرینیو (عقل) کو پیش کرنا مشکل ہے" کیونکہ اِس میں ایک دم سوچنا اور مرضی کو شامل کرنا ہے۔" وِنسنٹ رائے دیتا ہے کہ، "اِس فعل کا بنیادی طور پر مطلب سمجھداری کو رکھنا، پھر محسوس کرنا یا سوچنا ہے۔۔ ذہن کے لیے کسی چیز کی راہنمائی کرنا" (ارلے کی جانب سے، لفظی مطلب نئے عہدنامے میں ہے)۔

پھر اُس نے اُن کا ذہن (نیس۔ذہن) کھولا تاکہ کتابِ مقدس کو سمجھیں۔" (لوقا 24: 45)۔ یہ الٰہی سچائی کی اُس تمام بات چیت کا نمونہ تھا جب ایک مرتبہ نیا عہدنامہ مکمل ہو گیا تھا۔ اِس لفظ ذہن (نیس) کو ظاہری طور پر وائن کی جانب سے بیان کیا گیا ہے کہ "متفکر شعور کا مقام، ادراک اور سمجھداری کی قابلیتوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اور اُن احساسات، انصاف، اور اِس کے احاطہ کرنے کے ساتھ جو پولس کہتا ہے کہ، "میں روح سے بھی دعا کرونگا اور عقل سے بھی دعا کروں گا، روح سے بھی گاونگا اور عقل سے بھی گاونگا۔" (1 کرنتھیوں 14: 15)۔
ہم اِس سے سیکھتے ہیں کہ باخبر ہونا، عاقل قابلیت بنیادی ہے کیونکہ روح (یہ کہ، روحانی زندگی) ایماندار میں کام کرتا ہے اور اِس قابلیت کے وسیلہ اِسے بیان کرتا ہے۔ اگر یہ عاقل ذہن بند ہو گیا ہے، یہ اُس شخص کا روح نہیں ہے، جو اِسے بیان کرتا ہے، بلکہ اِس کے جذبات ہیں۔

اٹڈٹ اور گرزرچ کہتے ہیں کہ نیس، "جسمانی اور ذہنی ادراک کی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے، اور پھر اخلاقی فیصلوں پر پہنچنے کی طاقت بھی بخشتا ہے۔

یونانی لفظ لوگیزومائی کا مطلب حساب لگانا، اندازہ لگانا، شمار کرنا، یا قیمت لگانا ہے۔ 1 کرنتھیوں 13: 11 میں پولس کہتا ہے، ''جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا، بچوں کی سی طبیعت تھی، بچوں کی سی سمجھ (رکوئڈ) تھی لیکن جب جوان ہوا تو بچوں کی سی باتیں ترک کر دیں۔'' ایک بالغ مسیحی کے لیے، ہر وقت تمام چیزوں کا مشاہدہ کرنے اور اندازہ لگانے کے قابل ہونا چاہیے، اور ایسا صرف بائبل کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ ہم خدا کے فرمانبردار بنتے ہیں اگر ہم اپنے آپ کو کیرزمیٹک کی میٹنگز میں (عام طور پر جذباتی اور موسیقی کے ذرائع سے) وجد کی حالت سے غافل کر دیتے ہیں، اِس نتیجہ کے ساتھ کہ حساب لگانے یا اندازہ لگانے سے دستبردار ہوتے ہیں، اور سادہ طرح غیر بائبلی نظریات اور دعووں کی لہر کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔

یونانی لفظ سونیمائی کا مطلب اکٹھے لانا ہے۔ اِسے روحانی ادراک کے عمل کے طور پر نئے عہدنامے میں استعاراتی طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اگر لوگ تمثل کے مطلب کو قبضہ میں کرتے اور اسے سمجھتے ہیں تب فعل کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، متی 13: 51 میں یسوع نے شاگردوں سے پوچھا، ''کیا تم اِن سب باتوں کو سمجھ (سونیمائی، ادراک کرنا) چکے ہو؟''

پولس تیمتھیس کو یاد دلاتا ہے کہ ایسا الہامی الفاظ کے مطالعہ سے ہے (جیسے پولس کے اپنے) کہ وہ اِن سب چیزوں میں فہم رکھنے کی قابلیت کو حاصل کرے گا جنہیں اُسے جاننے کی ضرورت ہے۔ 2 تیمتھیس 2: 7 اِس طرح پڑھی جاتی ہے، ''جو میں کہتا ہوں اُس پر غور کر کیونکہ خداوند تجھے سب باتوں کی سمجھ دے گا۔'' 1 تیمتھیس اپنے ذہن کو الہامی تحریروں پر لاگو کرنے کی بجائے الٰہی علم کو حاصل کرنے کا کسی طرح اقرار نہیں کرتا، جو کہ سب چیزوں کے لیے بہتر ہے۔ کُلسیوں 2:2 میں پولس اشارہ کرتا ہے کہ ضمانت کلام کی عمیق سمجھ بوجھ سے نکلتی ہے۔ کیرزمیٹک والے اِس ضمانت کو نشان اور عجائبات سے اور عجیب تجربات سے تلاش کرتے ہیں لیکن پولس کہتا ہے، '' تا کہ اُن کے دلوں کو تسلی ہو۔۔۔۔ اور پوری سمجھ (فہم) کی تمام دولت کو حاصل کریں اور خدا کے بھید یعنی مسیح کو پہچانیں۔'' کُلسیوں 1:9۔10 میں وہ کہتا ہے کہ خدا کے لوگ ''کمال روحانی حکمت اور سمجھ (فہم) کے ساتھ اُس کی مرضی کے علم سے معمور ہو جاؤ۔۔۔۔ اور خدا کی پہچان میں بڑھتے جاؤ۔''

ہمیشہ اختیار میں ہونا۔

نیا عہدنامہ پختہ ذہن کے لیے بھرپور نصیحت ہے جو کہ محدود جگہ میں اُن کے لیے انصاف کرنا ناممکن ہے۔ ہم رومیوں 12: 2 کا قیاس کر سکتے ہیں۔ اور اِس جہان کے ہمشکل نہ بنو: بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔ ذہین، محفوظ، پختہ ذہن دونوں تمام روحانی چیزوں کا اندازہ اور قدر کرتے ہیں، جسے خدا ایمانداروں کے لیے رکھتا ہے۔

فلپیوں 4: 7۔9 میں ایمانداروں کے ذہن خدا کی طرف سے قلعہ ہیں جتنا زیادہ وہ اُنہیں اِن تمام چیزوں کی آزمائش کے لیے تیار رہتے ہیں اور اُنہیں ہوشیار رکھتے ہیں۔ لہذا پولس حکم دیتا ہے، ''غرض اے بھائیو جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک

ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض کو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو ۔جو باتیں تُم نے مجھ سے سیکھیں اور حاصل کیں اور سُنیں اور مجھ میں دیکھیں اُن پر عمل کیا کرو تو خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تمہارے ساتھ رہے گا۔"

اِس میں اور مندرجہ ذیل عبارت میں اسم سینسس (فہم) کو استعمال میں لایا گیا ہے ۔عاقل استعداد کا کبھی بیدار ہونے کا کردار اب دوبارہ 2 کرنتھیوں 5:10 میں پولس کی جانب سے کہا گیا ہے، آیت جو اختیار میں رہنے والے ذہن کی غیر محرم دست برداری کی شدید سزا ہے جو کہ کیرزمیٹک تجربے کا نمونہ ہے: "چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں ۔"

سچے ایمانداروں کے لیے معیار ہمیشہ ایک جیسا ہی رہتا ہے، جیسے کہ ہم زبور 32:9 میں داود کے الفاظ سے دیکھتے ہیں، "تُم گھوڑے یا خچر کی مانند نہ ہو جن میں سمجھ نہیں جنکو قابو میں رکھنے کا ساز و دہانہ اور لگام ہے ورنہ وہ تیرے پاس آنے کے بھی نہیں ۔" یہاں لفظ سمجھ کا مطلب "ذہنی طور پر امتیاز کرنا یا فرق معلوم کرنا ہے، مہارت سے سوچنا ہے، ہوشیار اور دانا بننا ہے ۔"

سچے طور پر خدا نے ہمیں بزدلی کا روح (یہ کہ، برتاو یا رویہ) نہیں دیا، "بلکہ طاقت، اور محبت اور پختہ ذہن" (2 تیمتھیس 1:7) ۔اِس عبارت میں یونانی لفظ (سوفرونسموس) پختہ ذہن کا مطلب خود پر قابو رکھنا یا منظم ذہن ہے ۔یہ تینوں برتاؤ ایمانداروں کے طور پر ہمارے لیے بنیادی اور قیمتی ہیں ۔خدا کے پاس کھینچے جانے کی طاقت اور اُس کے نام پر بڑی بڑی چیزیں سرانجام دینے کی طاقت، محبت کی قابلیت، اور خود مائل ہونا، جو کہ ہمارے تمام خیالات اور اعمال کو قابو میں رکھتا اور ٹھیک کرتا ہے ۔برتاؤ اور رویہ جو کہ آج کیرزمیٹک شفایہ طریقہ کار میں پیدا ہو چکا ہے یہ روحانی دست بردار ہونے اور جان جوکھوں میں ڈالنے کا برتاؤ ہے جو کہ بائبل میں دیے گئے پختہ ذہن کے حکم کے بالکل برعکس ہے ۔

کلام کو دست بردار کرنے سے، عقلمند ذہن اور منور کرنے سے آزمایا جانا، اُن کی اکیلے اختیار کے طور پر، کیرزمیٹک شفا پانے والے اپنے آپ کو دوسروں کے زیر سایہ میزبان کے رحم نیچے رکھتے ہیں، خالص انسانی تصور سے جناتی صلاح تک صف بندی کرتے ہوئے ۔

خدا کی صورت پر بننا۔

عقلی کنٹرول کی تقدیس پر پہلی اصرار کرنے والی بائبلی وجہ یہ ہے کہ دلیل پیش کرنے والا ذہن دوسرے سب پر استعداد رکھتا ہے جو انسانی مخلوقات کی اُن کے طور پر نشاندہی کرتا ہے جو خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں ۔ایک شکل اختیار کرنے والے طور پر ہمارے معیار کو پیدائش 26:1 میں عیاں کیا گیا ہے: "ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ تمام زمین پر اختیار رکھے ۔" اِس کا تحفہ ہماری بلند و بالا اور عالی ظرف قابلیت ہے ۔سوچنے کی، امتیاز کرنے کی، اور چیزوں کا سمجھداری کے ساتھ وزن معلوم کرنے، منطقی، منظم، اور عقلی انداز کی قابلیت ہے ۔واضح طور پر، جب انسان کو پہلے خلق کیا گیا وہ اب کی نسبت زیادہ جلالی شکل و صورت رکھنے والا تھا ۔ہم یقیناً خداوند کے ساتھ اصل سادگی اور بے مثال روحانی موافقت کو کھو چکے ہیں ۔عدن کے باغ میں ہمارے پہلے والدین خدا کی آواز کو سُن سکتے تھے، اور اُس سے بات کر سکتے تھے جیسے اب ایک دوسرے سے کرتے ہیں ۔لیکن جب یہ شکل و صورت زوال کے ساتھ متانت سے آلودہ ہو گئی، اب انسانی نسل اخلاقی آگاہی، ابدی روح، اور عاقل ہونے، دلیل والی قابلیت کو منعکس کرنا جاری رکھتی ہے ۔

انسان کا سب سے بڑا اختتام خدا کی حمد و ثنا کرنا اور اُسے ہمیشہ کے لیے خوش رہنا ہے، اور ہم شکل و صورت رکھنے کے طور پر اُس کی حمد و ثنا کرتے ہیں، نہ کہ ایک وحشی درندوں کے طور پر ۔خداوند اپنے نام پر جانوروں کی بادشاہت کو طلب نہیں کرتا، اپنی صفات کی داد کے لیے، اور اُن کے دلوں اور دماغوں کے ساتھ اپنی خدمت کے لیے نہیں بُلاتا ۔وہ صرف اُس جیسی شکل و صورت رکھنے والوں کو اِس استحقاق اور جلالی کام کے لیے بُلاتا ہے ۔وہ اُنہیں بُلاتا ہے جو

مخلصانہ شکرگزاری، محبت اور تعریف کو استعمال کرنے کی عقل رکھتے ہوں اور ایسے سوچ کے مالک ہوں۔

آدمی اور عورتیں خدا سے دور اِس عظیم قدرتی تحفے کو دبانے کی بکثرت طور پر کھوج لگاتے ہیں اور اور عارضی طور پر اِس بنیادی دُنیا سے بچتے ہیں۔زیادہ شراب نوشی اُن کی اِس بُلند فہمی کو کمزور اور بے حس کر دینے کا موقعہ مہیا کرتی ہے، تا کہ کمتر ترغیب غالب آئے۔شراب نوشی مختصر وقت میں وجہ سے دستبردار ہونا ہے شکل وصورت رکھنے کے معیار سے دستبردار ہونا ہے، عاقل قابلیت سے کم ازکم ایک وقت کے لیے چھٹکارہ پانے کی خواہش کرنا۔شراب نوشی کے ظہور کی روشنی میں ہم اُن سے درخواست کرتے ہیں جو کیرزمیٹک نظریات کی حمایت کرتے ہیں اُس کے لیے جو وہ کر رہے ہیں۔شراب نوشی کا مقصد اور ارادہ نا دانستہ طور پر کیرزمیٹک سے بانٹا گیا ہے جب وہ اپنے عقلی کنٹرول سے دستبردار ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو جذبات، ازحد خوشی، بے ارادہ تقریر، بے ترتیب انداز، رویا، فریب نظری، دماغ کے پیغامات، افسانوی خیال، اور مزید اِس طرح کی حالت میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔

خالص روحانی سرگرمی شراب نوشی سے بہت مختلف ہے، جیسے پولس افسیوں 8:5 میں اِن لفاظ میں اشارہ کرتا ہے: ''اور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اِس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔'' (این اے ایس بی)۔روح سے معمور ہونا متبادل رستہ اختیار نہیں کرتا، جذباتی شراب نوشی سے متوالے نہ بننا ہوتا ہے! ایک لمحے کے لیے بالاتر سمجھ (ذہن اور وجہ) احمق یا دھندلا نہیں ہوتا، لہذا ہمارے اندر الٰہی صورت دب جاتی یا ضمنی راستہ اختیار کرتی ہے۔معاملہ بہت مختلف ہوتا ہے، کیونکہ روح کی برکت سے ہمارے ذہنوں کو بڑی ذہانت مل جاتی ہے جو چوڑائی اور لمبائی اور گہرائی اور اونچائی قابو میں رکھتی ہے، اور مسیح کی محبت کی پہچان کرتی ہے جو علم کو منتقل کرتی ہے۔ہماری تعریف لائق ہوتی ہے کیونکہ یہ اُن لوگوں سے آتی ہے جو اپنی سمجھ کے پوری طرح قبضے میں ہوتے ہیں، جو اپنی مرضی سے اور ذہانتی طور پر براہ راست مخلصی اور مستحکم طور پر اپنے خدا اور بادشاہ کی عبادت کرتے ہیں۔

کیونکہ عاقل ذہن ہم پر الٰہی شکل میں ہوتا ہے، یہ ہر وقت ہمارے تمام معاملات میں ہوشیار اور مرکزی کردار ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔خداوند یسوع مسیح بیان کرتا ہے کہ، ''اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ'' (متی 22: 27)۔

ہمیں اپنے دلوں کی محبت کی بجائے اپنے ذہنوں کی سرگرمی کو قابو میں رکھنے اور سوچنے کو بند نہیں کرنا۔ایسا کرنا فرمانی کا ایک عمل ہے، جو ہمیں خداوند کے لیے نا پسندیدگی کے حوالے کرتا ہے۔اِسی لیے، کیونکہ ہم خدا کی صورت اختیار کرنے والے ہیں، جانور نہیں، ہمیں کبھی ذہنی استعداد کو برطرف نہیں کرنا، یا اپنے آپ کو حقیقت کو کھونے کی اجازت نہیں دینا۔ہمیں اِس قیمتی قابلیت کی سرگرمی کو روکنے کے لیے کبھی کچھ نہیں کرنا۔ہمیں کبھی اِسے شراب نوشی کی بے سمجھی، وجد جیسی حالت، چمک دمک یا کسی اور ذرائع کے حوالے نہیں کرنا۔

ہمیں جذباتی قدم اُٹھانے کے تجربہ کے لیے کبھی عاقل قابلیت کو ختم نہیں کرنا (یہاں تک کہ جب اِنہیں عبادت کے طور پر غلط طور سے لیبل لگایا جاتا ہے) یا اپنے آپ کو انجیل کی روک موسیقی سے دور رکھنے سے باز نہیں رکھنا، یا آج کی کیرزمیٹک لمبی کہانیوں کو غیر تنقیدی طور پر ہڑپ نہیں کرنا۔گزرے ہوئے اوقات میں لاکھوں لوگ اپنی وجوہاتی قابلیت کو ملتوی کرنے کی طرف راغب تھے اور قرونِ وسطیٰ روم کی فرضی کہانیوں کو نگل گئے تھے، اور اِسی قسم کا رجحان اب کیرزمیٹک تحریک کے وسط میں دوبارہ ظاہر ہو چکی ہے۔

عقل (ذہن) فرمانبرداری کا آلہ ہے۔

عاقل ذہن کی بنیادی اہمیت بھی اِس حقیقت سے عیاں ہے کہ یہ ایک ایسا آلہ ہے جس کے ساتھ ہم سُنتے، سمجھتے اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں جیسا کہ بائبل میں عیاں کیا گیا ہے۔

جب عقل روح القدس کے وسیلہ نئی اور درخشاں ہو جاتی ہے، تو پھر ہم ایمان کے وسیلہ خدا کے کلام کو حاصل کرنے اور اِسے سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔پھر،

بر کوف کہتا ہے، ''خدا کے کلام کے مطالعہ کے لیے انسانی وجہ کی متبرک درخواست جسے انسان، روح القدس کی راہنمائی کے زیرِ سایہ، خدا کے بڑھتے ہوئے علم کو حاصل کر سکتا ہے۔''

اکیلی بائبل خدا کا کلام ہے۔ یہ ایک مکمل مکاشفہ ہے، اور یہ مکمل طور پر ہماری تمام روحانی ضروریات کے لیے کافی ہے۔ خدا نے ساری سچائی کو رسولوں کی نسل کو دیا (یوحنا 14:26، 16:13۔ 15)۔ مکمل انجیل خداوند کے لوگوں کے لیے بھرپور طور پر مہیا کرتی ہے، پس یہاں کوئی تعلیم یا حکم ایسا نہیں ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو کہ پہلے ہی سے کلام میں موجود نہ ہو (2 تیمتھیس 3:16۔ 17)۔

اِس بائبل کو یقیناً ہمارے دلیلی ذہنوں سے مطالعہ کیا گیا ہے، کیونکہ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے مسیح ہم سے بااختیار طور سے بات کرے گا جب تک کہ وہ دوبارہ واپس نہیں آ جاتا۔ یہ سچ ہے کہ یہاں بہت سے شناختی ماتحت طریقے ہیں جن سے خداوند اپنے لوگوں کے دلوں کو چھوتا ہے، لیکن بااختیار راہنمائی اور تعلیم صرف اُس کے کلام سے آتی ہے۔ جیسا کہ ہم کہیں اِس بات کی نشاندہی کر چکے ہیں، کہ روح القدس اکثر ہمارے ضمیر کو چھوتا اور ہماری یادوں کو بلاتا ہے، ہمیں ہمارے گناہ کے علم کی طرف بڑھاتے ہوئے، یا غفلت برتنے والے منصب سے باہر نکلنے کے لیے۔ اپنے فضل میں وہ مشکل حالتوں میں بائبلی طور پر اور واضح طور پر سوچنے میں ہماری مدد کرے گا، لیکن وہ کبھی ہمیں ایسے مکاشفے نہیں دے گا جو اُس کے کلام کا مطالعہ کرنے کے عمل کے لیے ضمنی راستہ فراہم کرے۔

جیسا کہ ہم خداوند کی خدمت کرتے ہیں وہ ہو سکتا ہے بہت سے خیالات کا اَن دیکھا مصنف ہو جنہیں ہم بہت موثر طور پر کرتے ہیں۔ اِسی لیے، اگر ہمارے ذہن زرخیز اور پیداواری بنتے ہیں تو ہمیں یقیناً سارا جلال اُسے دینا چاہیے۔ لیکن کیونکہ ہم اپنے ذہنوں میں خداوند کی تقویت دینے والی سرگرمی اور اپنے ذاتی تصورات میں امتیاز نہیں کر سکتے، اِس لیے ہمارا کوئی خیال بھی بااختیار نہیں ہوتا، ہمیں کبھی ایسا نہیں کہنا کہ ''خدا نے مجھے بتایا، اِس لیے، میں ایسا کروں گا۔'' ہمارے تمام خیالات عاجزانہ طور پر خدا کے کلام میں دیے ہوئے اصولوں کے سامنے لانے چاہییں، جیسا کہ خداوند نے حکم دیا ہے۔

یہ لوگوں کے لیے پختہ ذہن کے قانون کی بہت بڑی بے حرمتی ہے جو اپنی آزادگردش اور رویا کو خدا کی آواز بناتے ہیں۔ وہ کیسے جانتے ہیں کہ اُن کے پیغامات خالص طور پر اُن کے اپنے ذاتی تصورات نہیں ہیں؟ کچھ کے پاس وضاحتی رویا ہیں، لیکن وہ کیسے جانتے ہیں کہ وہ گمراہ کرنے والے نہیں ہیں؟ قادرِ مطلق خدا بیان کر چکا ہے کہ وہ کبھی آدمیوں اور عورتوں کو اِس حالت میں نہیں رکھے گا خواہ اُن کے خیالات اور رویا آسمان کی طرف سے دیے گئے پیغامات ہوں، یا خواہ وہ اپنی ذہنی سرگرمی کا پھل ہوں۔ وہ صاف صاف طور پر بیان کر چکا ہے کہ وہ صرف اپنے کلام میں تعلیمات اور بااختیار احکامات کی بات کرے گا، اور وہ حکم دے چکا ہے کہ ہمیں اپنے ذہنوں پر قابو رکھنا ہے جب ہم مطالعہ کرتے ہیں۔

یہ خدا ہے جو ہمیں ادراک دے چکا ہے، اِسے سرفراز، اِسے نیا، اِسے مسح کر چکا ہے، اور وہ ہمیں اِس قابلیت کو ہوشیار، قابو میں رکھنے، اور صرف بائبل کی تعلیم کو جاری رکھنے کا حکم دے چکا ہے۔ اِس لیے مختصراً فسانوی شفائیہ طریقہ کار کسی کے ذہن میں جنم لیتا ہے جو کہتا ہے کہ خدا رویا میں یا ''خیال میں، اِس کا حکم دے چکا ہے، ہمارے شکوک یقیناً جاگ جاتے ہیں۔ کیا خدا، آخر کار، بائبل کو ختم کرنے میں ناکام ہوا؟ کیا بائبل میں یہ ایک تجویز دیا گیا طریقہ کار ہے؟ کیا شفا پانے والا متاثر کیے جانے والے نتائج کو حاصل کرتا ہے، اور اثر قبول کرنے والے پیروا ایسا کہتے ہیں کہ وہ اپنی میٹنگز میں خدا کے ''روح کی حضوری کو محسوس'' کرتے ہیں، لیکن ہمارے شعوری ذہنوں کا اکیلا کام یہ پوچھنا ہے کہ کلام کیا کہتا ہے؟ اگر یہ بائبل کی واضح تعلیم کے ساتھ یک رنگ نہیں ہے، پھر یہ خدا کی مرضی نہیں ہے۔ بہتر طور پر یہ ایک بااثر شخص کی بہت بڑی غلطی ہو سکتی ہے جسے بہت زیادہ درستگی کی ضرورت ہے، یہ کسی کی خود مراد ایجاد ہو سکتی ہے جو کہ جسمانی، خود کی تلاش کرنے والا اور بے دین ہے۔

کیونکہ ذہن خدا کی مرضی کو سمجھنے اور رُسنے کا بنیادی آلہ ہے جیسا کہ بائبل میں عیاں کیا گیا ہے، اِس لیے اِسے عبادتی اوقات میں اور مسیحی عبادت میں ہوشیار رہنا چاہیے۔ ذہنی کنٹرول کو کھو دینا خدا کے ساتھ اپنے رابطے کو منقطع کر دینا ہے۔

عقل(ذہن)ایمان کی جگہ ہے۔

دماغ یا عقلی قابلیت ہماری مسیحی زندگی کے لئے مرکزی اہمیت کے بارے میں بھی ہے کیونکہ یہ ایمان کی رہائش گاہ یا محل ہے. ایمان ہی ہے جو ہمارے پاس ہے جب خدا کے فضل سے، دماغ کو مکمل طور پر خدا کے الفاظ کے بارے میں اس بات پر یقین ہو جاتا ہے کہ. ہم تدریسی، مسیح کے کفارت کے کام کا ریکارڈ ہے، اور خدا کے شاندار وعدے پر یقین رکھتے ہیں. کیونکہ ہم اپنے دماغ کے ساتھ وعدوں کو حاصل کرتے ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ ہم اُس پر آرام کر سکتے ہیں ۔ ہمارے عقیدے میں یہ استدلال کیا جا رہا ہے خدا کی طرف سے روشن اور ان کے کلام کی اس بات پر یقین دہانی ہے جس پر قابلیت انحصار کرتا ہے۔ نئے عہدنامہ لفظ ایمان کا مطلب ہے کہ قائل؛ یقین کرنا ہے. ہم واضح طور پر صرف قائل کیا جا سکتے ہے یا اگر ہمارے ذہن ہوش سے کام کر رہے ہیں اور خدا کے کلام کے لئے کھلا ہوا یقین ہے ۔لہذا، یہ بند دماغ کے عقیدے کو کمزور کر دیتا ہے۔

اگر ہم فہم بجھانے اور غیر بائبل کی کہانیاں اور روزانہ معجزات کے مشکوک کہانیوں کو ہمارے دماغ کو کھولنے، جو عقیدے کی جگہ پھر کیا ہوگا؟ دماغ پر قبضہ کرے گا؟ کیا ہمیں قائل کیا جائے گا اور اس کے بارے میں یقین ہے؟ دماغ کو اس کے داخلی دروازے کے لیے ہمیشہ احتیاط کی دکانوں میں داخل لیبل کی حفاظت ضروری ہے. صرف خدا کی حقیقت سب سے بہتر مقام اور ایمان پر لے جایا جانا ضروری ہے۔ دیگر معلومات متفرق طرف کمروں اور دماغ کی حصوں، مواد کے طور پر لیبل کا معائنہ کیا جائے جاتا ہے، اندازہ، اور پر شاید یاد رکھنا، لیکن اس پر کبھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا یا قبول نہیں کیا جا سکتا اور مستند الفاظ میں خدا کی طرف سے بھیجے جا سکتے ہیں.

جدید کرشائی شفایابی کے طریقوں میں، ان لوگوں کا جو یہ چاہتے ہیں شفایابی میں رہنا وہ خدا کا کلام نہیں ہے، لیکن شفا پانے والوں کے دعووں میں ایمان ہے. شفایابی کے میٹنگ میں مشہور شخصیت شفا پانے والے کا کہنا ہے کہ آپ صحت یاب ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ وہ یہ سب وقت سرانجام دیتا ہے۔ (بائبل) آپ کی شفا کی ضمانت دیتی ہے. مزید برآں، انہوں نے ایک لفظ بھی موصول ہوئی آپ کے بارے میں خدا سے براہ راست کا دعوی کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے ساتھ کیا غلط ہے، اور یہ کہ اس کے بارے میں ہے کہ وہ اچھا ہو جائے تو انہوں نے ایک ذاتی تحفہ کی راہ کی طرف سے خصوصی اقتدار کرنے کی ضرورت کا دعوی کیا ہے کہ لوگوں کو پسماندہ کرنا ۔شفایابی کی میٹنگ آمدنی کے طور پر، دعوی کرتے ہیں کہ وہ اچھا کئے جا رہے ہیں ۔شاید آپ کو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ کے تحفظات غلط فہمیوں اور شکوک طرف نااہل کے طور پر رکھے جائیں گے۔

آپ خود کے طور پر کھلی، حساس، اور با جو آپ کی عقلی کی قابلیت بچھانے ہے، اپنے ذہن کے دروازے پر گارڈ مسترد کی طرف سے ممکن حد تک "برکت" کا شکار بناتے ہیں.

س سب کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کا دماغ غیر بائبل معلومات آپ کے اعتماد کے لئے حق کے ساتھ بھری ہوئی ہے۔شفا پانے والے کی طرف سے ایجاد کی گی معلومات، ان کے دعوے، ان کے وعدوں، اپنی طاقت، خوش نما "علم کے الفاظ" جس میں وہ بولتا کی طرف سے تمام پر ہے ۔اب کیا آپ کا ایمان باقی ہوگا؟ جیسا کہ آپ کی شفا طلب کرنا، تمہارا یقین خالصتاً انسانی دعوے کا ایک جنگلی خرابی پر آرام کرے گا، خدا کے کلام پر نہیں ۔کیونکہ دماغ کے مذہبی عقیدے کے رہنے کی جگہ ہے، ہم خدا کا کلام ہر درس و تدریس یا خیال جو داخلہ کا دعوی کی طرف سے تحقیقات کر کے ذمہ داری آرام کبھی نہیں کرنا چاہتے ۔عقلی قابلیت کبھی فرض نہیں ہے، ضروری طور تجویز کیر مینگ، کیونکہ اگر اس سے فرق پڑتا ہے، ہم انسانی غلطی اور شیطانی ورغلانے سے فوری طور پر کمزور ہوں گے.

بلوغت یقیناً ہمارا مقصد ہے۔

ہماری مسیحی زندگی کا حتمی مقصد مسیح کے مطابق ہے۔ افسیوں 4:13 میں پولس نے اس مقصد کو اس طرح کا اظہار ہے: ''جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اُسکی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔'' ہم اپنے کردار کو گہرا کرنے کی کوشش کرتے، فضل میں اضافہ، محبت اور علم میں بھی ادراک کرتے اور فیصلے میں اضافہ کرتے ہیں۔ ہم بالکل روحانی بچپن سے پختگی کے لئے روحانی ترقی کے لئے شکرگزار ہیں۔ ابھی تک یہ کہا جاسکتا ہے کہ کرشمائی مثالی سمجھداری کا حصہ ہے اور ایک بچگانہ کام کرنے کے لئے واپس کہا ہوگا۔ موسیقی اور رقص کی طالبدق کا پیٹرن؛ ہاتھ سے تالی بجانا، ایک دوسرے کے ساتھ بہت کم ذہن پر کیئے گئے مطالبات کے ساتھ کچھ کے مختلف عادات، طرز عمل کی تمام خصوصیات ہیں جو بہت نوجوان خوشی اور عقلمند و سمجھدار شخص کو پریشان کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

عقلمند و سمجھدار لوگ غیر آرام دہ نہیں ہیں کیونکہ وہ روح القدس (کیرزمیٹک دعوی کرتے ہیں) ان کی زندگی میں اثر انداز ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں، لیکن کیونکہ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ اس طرح سے کارروائی کے روحانی پختگی سے ریورس سمت میں ہے۔

جیسا کہ ہم مسیح کے تقرب حاصل کرنے کے لئے، اور اس طرح ہونا چاہتے ہیں، ہم سے پوچھنا ضروری تھا کہ مسیح ان کے رویے میں چھوڑ دیا؟ کیا وہ لوگوں اور زمین پر گھوم رہا تھا، اس سے پہلے کہ وہ ان اچھا کرنے کے لئے حوصلہ افزائی ہو؟ کیا اس نے والدکوان کی نماز میں غیر عاداتی جسمانی سرگرمیوں میں مشغول ہیں؟ کیا وہ نمونوں میں چلانے کی حوصلہ افزائی، یا خطرناک طریقے سے کھلکھلکر ہنسنا؟ ہم اپنے رب کی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہم مسیحی پختگی کے لئے ایک سفر پر ہیں۔ ہم اپنے بالغ دماغ کا استعمال کرنے اور بچوں کے، جو اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہیں، کبھی کبھی، اور کبھی کبھی نہیں کی طرح برتاؤ کرنے کا نہیں حکم کر رہے ہیں۔ ہمارے اعمال کو ہمیشہ کنٹرول کیا جائے گا، مخلص، سمجھدار، اور ہمارے آقا کے قابل۔

بچوں کا ڈرامہ اور اداکاری کے کھیلنے سے محبت کرتے ہیں۔ وہ کہانیاں اور حیرت سے محبت کرتا ہیں۔ وہ احمق اور سادہ لوح ہیں، اور آسانی سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ مسیحی پختگی کے راستہ پر ہمارا فرض پولس کے الفاظ سے واضح ہے: ''جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا۔ بچوں کی سی طبعیت تھی، بچوں کی سی سمجھ تھی لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کر دیں۔'' (1 کرنتھیوں 13:11)۔ کتنے ایماندار ان کے خود کے لوگوں سے کس طرح قیاس کیا گیا ہے ایک "تحفہ دیا" "شفا پانے والوں کی طرف سے بحال کیے جانے کی کہانیاں سُننے کے ذریعے کو کرشماتی سوچ میں مواقع کی اجازت دیتے ہیں، لیکن وہ نہیں پوچھ رہے ہو تے ہیں۔ کیا سیتھ کتاب افسوس کی بات ہے، یہ ایک بچے اور ایک بالغ کے درمیان فرق کی عکاسی کرتی ہے۔ چھوٹا بچہ پر جادوگر کیا کر سکتے ہیں میں حیران رہ جاتا ہے، جبکہ بالغ سمجھتے ہیں کہ چیزیں

ہمیشہ نہیں ہیں جیسی وہ نظر آتی ہیں، اور صورت حال کو بعض قوانین لاگو کرنا ہوتا ہے۔

ہم برادرانہ پاسٹرز کے اور جہاں انہوں نے پھینک دیا گیا تھا سمجھداری کا پردا ہے یہ دعوی کہ غیر عاداتی رویے روح کی نعمت کے حوالے سے تجربے کو میٹنگز میں کیا گیا مواقع کی بھی سن رہے ہیں۔ یہ حتمی المیہ جب کام کیا تو آپ جذباتی احساس کو خدا سے حقیقی طاقت اور برکت کی جگہ لینے کے لئے کہتے ہیں۔ جنت میں سڑک ہمیشہ اوپر کی طرف، نہیں نیچی قیادتی ہوتی ہے، اور اس رویے، منطقی، کنٹرول اور اس کے ساتھ ساتھ فہم مسیحی زندگی کے تمام دوسرے مقاصد کے لئے کی پختگی کے لئے اختیار جاتا ہے۔ پولس الفاظ کے ساتھ اِس مسئلہ کو واضح کیا جاتا ہے:

''اے بھائیو تُم سمجھ میں بچے نہ بنو بدی میں تو بچے رہو مگر سمجھ میں جوان بنو۔'' (1 کرنتھیوں 14:20).

روحانی پختگی اور عقل کے قانون کے فرض کو چھوڑ کر معجزاتی بچکانا، اندوشواسی مذہب کی بہت دلدل جو کچی مسیحیت سے ہم سے بچاتا ہے اُس میں اساتذہ نے ایمانداروں کو ہزاروں کی تعداد میں ڈوب گیا ہے۔اس کے پرنسپل کے طور پر چاہئے شفا کے ساتھ "فروخت نقطہ" کیرزمینیہ سمجھداری کا عمل الٹ جاتی ہے، صرف بچوں کو لوگوں کی طرف رجوع کراو۔" تاکہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری اور مکاری کے سبب سے اُنکے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف ہر ایک تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اچھلتے بہتے نہ پھریں۔" (افسیوں 4:14).

خدا کی مرضی اور شفا

روبن ڈبلیو جان

چونکہ میں نے ستمبر 2005 میں اسٹیج پر بڑی آنت کے کینسر کی تشخیص کی تھی، کچھ اجنبی،،، دوستوں اور جاننے والوں نے مجھے خدا کے موضوع پر مختلف رائے دی اور شفایابی کے لیے آرا دیں۔ آراء تمام مخلص لوگوں کی طرف سے پیش کر رہے ہیں، لیکن سب سے زیادہ مخلص لوگوں کی صدق دل سے غلط ہیں۔
صرف ایک رائے بائبل ہے۔ یہ حیرت کی بات نہیں ہونا چاہئے، غلط طریقے سے غیر معینہ تعداد میں، لیکن صرف ایک درست جانے کے لئے راستہ ہے۔
وہاں صرف ایک ہی درست سوال کا جواب ہے،" کتنا 2 جمع 2 ہے؟ "اور غلط جواب کی لامحدود تعداد اس وجہ سے عام طور پر بائبل اور یسوع وسیع راستہ کے خلاف تنگ راستہ تلاش کرنے اور بار بار کی اہمیت پر خاص طور پر کشیدگی میں انتباہ ہے۔
شفایابی پر بہت سے آراء میں موصول ہوئی ہے تین سے مقطر ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ یہ خدا ہے جو کسی کو نہیں کہے گا- یا کم از کم کسی مسیحی کو جو بیمار ہو۔ بیمار ہونے کی وجہ سے ہو رہی ہے اچھا نہیں "خدا کی مرضی سے باہر ہے". ایک مسیحی ہے جن کے دل میں خدا کے خلاف ان کی بغاوت کو دکھا رہا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا. اس کی رائے میں، ہر مسیحی وقت (مجھے لگتا ہے کہ وہ سردی کے لئے مستثنیات) کے کسی بھی لمبائی کے لیے جو بیمار ہے، نہیں ہے "خدا درخواست کرتے ہیں کہ کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔" بظاہر ایسا لگتا ہے دوسرا قول کے برعکس ہو رہا ہے۔ یہ ہے کہ ایک مسیحی اپنے آپ کو خدا کی مرضی کو جمع کرتا ہے "لازمی ہے اور اگر اس نے بہتر نہیں ہو رہا، خدا کی یہ مرضی ہے کہ وہ بیمار رہیں گے، اور اور شاید یہی اس بیماری سے مرجاتے ہیں۔انہوں نے یہ بھی بتادیا ہے کہ "اپنے آپ کو خدا کی مرضی کو جمع،" لیکن ایک مخالفت ختم کرنے، اچھی طرح سے حاصل کرنے کے لئے نہیں، لیکن شاید مرنے کے لئے ہے۔
"خدا کی مرضی کے سامنے سر تسلیم خم،" تیسری رائے کے بارے میں بات نہیں کرتا ہے لیکن ہمیں اور ہمارے دلوں کی خواہشات کے لئے نماز ادا کرنے کی کوشش بتاتی ہے۔اس بات کو یقینی طور تین اقوال میں کم سے کم متقی کی طرح لگتا ہے، وہ ایسا نہیں کرتا؟ لیکن یہ بائبل کی پوزیشن ہے۔بائبل ایک بہت ہی مذہبی کتاب ہے، جیسا کہ مردوں کا مذہب شمار کرنا ہوتا ہے۔
ہمیں ان تینوں کی رائے میں سے ہر ایک کی جانچ پڑتال کرنی ہے۔
پہلا قول: پہلے کو لے لو: کیا یہ خدا کی مرضی ہے کہ کوئی مسیحی بیمار یا متاثر ہو ہے؟ بالکل نہیں۔ اگر یہ خدا کی مرضی نہیں تھی کہ کچھ لوگ کبھی کبھی بیمار ہیں، کوئی بیمار کبھی بھی، کچھ بھی نہیں ہے، ایک چڑیا کی موت یا ہمارے سروں سے ایک بال کے زوال کے بھی نہیں کے بعد ہو، کے علاوہ خدا کی مرضی سے ہوتا جائے گا۔ خدا دونوں کو ان کی اور تمام لوگوں میں بیماری اور صحت کی وجہ سے ہے۔ یہ بائبل میں بہت واضح طور پر پڑھایا جاتا ہے کہ ایک جان بوجھ کر اور حصوں کہ یہ سکھاتے ہیں اُس کے کفر نظر انداز کرنا چاہئے۔ یہاں چند ایک ہیں:

''اور میں اسی سبب سے داود کی نسل کو دُکھ دونگا پر ہمیشہ تک نہیں۔'' (1 سلاطین 11:39)۔

''اے ساری زمین خدا کے حضور خوشی کا نعرہ مار۔ تُو نے سواروں کو ہمارے سروں پر سے گزارا۔ ہم آگ میں سے اور پانی میں سے ہو کر گذرے لیکن تُو ہمکو فراوانی کی جگہ میں نکال لایا۔'' (زبور 66:1۔12)۔

''۔۔۔اور وہ اِس کی طرف رُخ کر کے دعا کریں اور تیرے نام کا اقرار کریں اور اپنے گناہ سے باز آئیں جب تُو اُن کو دُکھ دے۔'' (2 تواریخ 6:26)۔

''اور خداوند فرماتا ہے کہ جس طرح میں نے اُنکی گھات میں بیٹھکر اُنکو اُکھاڑا اور ڈھایا اور گرایا اور برباد کیا اور دُکھ دیا اُسی طرح میں نگہبانی کر کے اُنکو بناؤں گا اور لگاؤنگا۔۔'' (یرمیاہ 31:28)۔

نئے عہدنامے میں، پولس ہمیں بتاتا ہے کہ، ''اِسی سبب سے تُم میں بہتیرے کمزور اور بیمار ہیں اور بہت سے سو بھی گئے۔ اگر ہم اپنے آپ کو جانچتے تو سزا نہ پاتے۔ لیکن خداوند ہم کو سزا دیکر تربیت کرتا ہے تاکہ ہم دُنیا کے ساتھ مجرم نہ ٹھہریں۔'' (1 کرنتھیوں 11:30۔32)۔

یہ آیات واضح طور پر بتاتی ہیں کہ یہ خدا کی مرضی ہے یہاں تک کہ اپنے ہی لوگوں کو اوقات میں ان کے قتل کے نقطہ۔ بہت زیادہ، یہاں بھی درج کرنے کے لئے متعدد آیات سے یہ واضح طور پر خدا کی مرضی کو بیان کرتی ہیں کہ جو کچھ بھی ہوتا ہو، وہاں خدا کی مرضی سے باہر کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ خود مختار ہے، اور کچھ بھی نہیں اس کی منصوبہ بندی اور مرضی سے الگ ہو سکتا ہے۔ یہ منطقی طور پر اور الہیاتی طور پر ہونا ناممکن ہے، خدا باہر ہے۔

دوسری رائے ہے کہ بیماری یا دُکھ موجود ہے کہ وقت کے ایک نسبتاً مختصر عرصے میں دور نہیں جانا ہوتا جس طرف اشارہ کرتا ہے (مجھے لگتا ہے کہ ان لوگوں نے بھی سردی کے لئے مستثنیات) کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ دمہ شخص بیمار رہتے ہیں، اور شاید ان سے بھی مرنا ہے خاص طور پر اگر ایک طبی پیشہ ورانہ شرط پر قائل کیا جاتا ہے "لاعلاج" سٹائش کی مثالیں --لیکن اس کتاب میں لوگوں کے شکار کے بہت سے مثالیں ہیں کہ اس نظریے کے طور پر تردید کرتے ہیں، مثال کے طور پر، عورت جو بارہ سال کے لیئے خون کے بہہ جانے کی شکار تھی ڈاکٹروں پر اس کے تمام پیسہ خرچ کر ڈالا، جن میں سے کوئی بھی اس کا علاج کر سکتا ہے۔ کیا وہ جمع "خدا کی جائے گا" اور خود اس بیماری کے بیمار اور شاید مرنے کے لئے استعفی دے دینا؟ بالکل نہیں۔ وہ اسے خدا کی مرضی کے ساتھ مدد کرنے کے لئے ڈاکٹروں کی مدد کرتا ہے۔ وہ اس کے دل کی خواہش طلب کر رکھا ہے، اور اس کی خواہش اس کے خداوند یسوع مسیح کے، جو اس کی اور جنہوں نے بارہ سال کے لیے انکار کرنے کے لئے اسے فنکار نا نہیں ٹھیک کرنے کے لئے کی قیادت کرتا ہے اور نہ ہی وہ اسے بننے کے لیے "اس کی زندگی کے لئے خدا کی مرضی کے لئے جمع کرائیں۔ "وہ بارہ سال کے لئے خدا کی مرضی سے باہر ہے۔ وہاں بہت سے اسی طرح کی مثالیں ہیں- یہاں تک کہ مقدمات جہاں مرنے اور مردہ بچوں کے والدین کے سامنے سر تسلیم خم کے بجائے مدد کی کوشش کی انہوں نے ان کے دلوں کی خواہش کی کوشش کی، کے پیش نظر اور حال موت کے طور پر "خدا ہو گا،" ان کے لئے بھی نہیں جو خدا کی "خدا کی مرضی کو قبول نہیں کرتے۔

خدا کی مرضی کی بغاوت میں وہ بھی تھے- خدا کی مرضی کے باہر مبینہ طور پر بیمار کی طرح ہے؟ بالکل نہیں۔ مسیح نے ان لوگوں کی کسی بھی کرنے سے انکار کے لئے کبھی نہیں ڈانٹتے ہیں "خدا کی مرضی کو جمع کرائیں".

-دونوں ان ناقص رائے میں (1) خدا کی ہے کہ کوئی مسیحی بیمار ہونا چاہیے، اور ایک خدا کی مرضی پر جمع نہیں اگر ایک بیمار رہا ہے گا، اور (2)، ایک وسیع بیماری کے مقدمات میں خدا کی مرضی کو جمع کرنا چاہئے تسلیم کی طرف سے یہ اس کی مرضی ہے کہ آپ بیمار رہے اور شاید اس بیماری سے مر رہے ہیں- اسی سنگین مذہبی غلطی بنایا جا رہا ہے: غلطی ایک غلطی ہے- ایک اندازہ ہے- علم کی اس رو سے ہم جانتے ہیں کہ کیا خدا کی مرضی کے لئے کر سکتے ہیں مستقبل کے موجودہ حالات کو پڑھنے کی طرف سے ہے، اور اس وجہ سے جانتے ہیں کہ کس طرح "خدا کی مرضی سے خود کو جمع کرائیں".

دوسرا قول مان لیا گیا کہ ایک موجودہ حتمی نتائج (جو کہ باطل ہے) کی طرف اشارہ کرتا ہے- "خدا کی مرضی" اور یہ کہ عیسائی ہیں جن کے دل میں اس متوقع

نتائج کے پیش کرنے جیسے یہ پہلا قول مان لیا گیا ہے، کتاب کے برعکس، کہ خدا یہ ہے کہ ہر مسیحی کو اچھی طرح کہ وہ لوگ جو نہیں ہیں اچھی طرح سے ہیں" کے باہر خدا گا" اور اس کے جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ دونوں صورتوں میں- اگر چہ وہ برعکس نتائج ہموت اور صحت تک پہنچ جاتے ہیں- ایک اندازہ ہے کہ موجودہ حالات سے معلوم ہے کہ کیا خدا کی مرضی کے مستقبل کے لئے ایسا کر سکتے ہیں یہ صرف سچ نہیں ہے۔ الہیات کے علاوہ وحی ہم نہیں جانتے کہ جو کچھ خدا کے لئے مستقبل کی منصوبہ بندی ہے اور گا کر سکتے ہیں۔

تیسری رائے یہ ہے کہ ایک سے ایک دل کی تمناؤں کے لئے نماز ادا کرنا چاہئے، اندازہ لگانے میں کہ مستقبل کے لئے خدا کی مرضی کیا ہے۔ مرنے اور کتاب میں مردہ بچوں کے والدین کی طرف سے "نا قابل علاج "عورت، کی طرف سے اور یسوع مسیح نے خود کو جو دعا کرتے ہیں کہ اس کپ کو اس سے گزرے گا اگر ممکن ہو تو سمیت بہت سے دیگر افراد کی طرف سے کے بعد حکمرانی ہے۔ کیا مسیح کیس مختلف بناتا ہے، ظاہر ہے، کہ، ہمارے برعکس، جو کرتے ہیں اور نہ مستقبل پتہ نہیں کر سکتے، انہوں نے کیا اور مستقبل میں کر سکتے ہیں جانتے ہیں- اور اب بھی وہ اس کے دل کی تمناؤں کے لئے درخواست کی ہے۔

یہ نظریہ کہ ہم "خدا کی مرضی کو جمع کرنا چاہئے جب ہم کرتے ہیں اور نہ خدا کی مرضی معلوم نہیں کر سکتے ہیں تمام مسیحی کا یہ خیال نہیں ہے، ایک مسلمان کا خیال ہے لیکن اسلام کا مطلب ہے "بھیجنا" اور یہ ایک ہی غلطی ہے کہ خدا کی مرضی کو خدا کے سامنے جانا سکتا ہے سکھاتی ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسیحی الہیات میں، مناسب فعل" کی اطاعت، "نہیں بھیجنا ہے، اور اپنے انکشاف کیا حکم دیتا ہے اطاعت ہے، ایک نا معلوم کو بھیجنا نہیں (اور جداگانہ وحی، ناواقف۔ استثنا 29:29 دیکھیں) خدا کی جائے گا۔

زبور 37: 3۔6 میں ہم پڑھتے ہیں: "خداوند پر توکل کر اور نیکی کر۔ مُلک میں آباد رہ اور اُس کی وفاداری سے پرورش پا۔ خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مُرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکل کر۔ وہی سب کچھ کرے گا۔ وہ تیری راستبازی کو نور کی طرح اور تیرے حق کو دوپہر کی طرح روشن کرے گا۔"

بائبل کہیں بھی "خدا کی مرضی کے لئے جمع ہے، "واضح طور پر مسیحیوں کو حکم دیا ہے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ یہ کرے گا. بائبل ہمیں سینکڑوں بار خدا کی اطاعت کرنے کے لئے حکم دے چکی ہے۔ ہم مستقبل کے بارے میں ہمارے اندازے کے ساتھ الجھنا نہیں چاہتے "خداوند کی ستائش ہو "اور پرہیزگاری سے اس کا اندازہ کرنے کے لئے جمع کرائیں- یا ایک سے زیادہ امکان ہے جو لگتا ہے کہ وہ مستقبل میں معلوم ہے کہ علما کا اندازہ ہے. خدا حکم دیتا ہے جسے ہم جانتے ہیں، کیونکہ وہ ہمارے لئے کتاب میں انکشاف کر رہے ہیں، لیکن الہام کے علاوہ، ہم ان کی مرضی نہیں جاتے، اور ایسا کر سکتے ہیں لہذا ہم اس پر نہیں "جمع" کر سکتے ہیں، اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے ہم ایسا کرنے کی کوشش کریں۔